فہرست

نکاح کے فضائل

حدیث شریف = حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول پاک ﷺ نے ارشاد فرمایا: اے جوانو! تم میں جو کوئی نکاح کی استطاعت رکھتا ہے، وہ نکاح کرے کہ یہ اجنبی عورت کی طرف نگاہ کو روکنے والا ہے اور شرم گاہ کی حفاظت کرنے والا ہے اور جس میں نکاح کی استطاعت نہیں، وہ روزے رکھے کہ روزہ قاطع شہوت (شہوت کو توڑنے والا) ہے۔ (صحیح بخاری، کتاب النکاح، حدیث 5066، جلد 3، ص 422)

نکاح کی سنت اور جدید سائنسی تحقیق

ڈاکٹر واچرلوہک کے انکشافات:

ڈاکٹر واچرلوہک سڈنی کے عظیم معالج ہیں۔ انہوں نے ایک انٹرویو میں اس بات کی وضاحت کی ہے کہ اگر بلوغت کے بعد شادی کو دیر کی جائے تو جسمانی جنسی ہارمونز کی طبعی کیفیت ختم ہوجاتی ہے اور وہ آہستہ آہستہ زوال کی طرف مائل ہوتے جاتے ہی۔ غدہ فوق الکلیہ کی رطوبت میں کمی واقع ہوکر جسمانی ہیجان میں پہلے سے زیادہ آہستہ آہستہ کمی واقع ہوجاتی ہے۔

بلوغت کے بعد شادی نہ ہونے کی وجہ سے معاشرتی برائیاں پھیلنے کے خطرات بڑھتے ہیں، اگر شادی ہو بھی جائے تو پھر بھی وہ برائیوں کی عادت ختم نہیں ہوتی، یہ معاشرہ روز بروز خراب ہوتا جارہا ہے۔

اس وقت معاشرتی برائیوں کی بنیادی وجہ نوجوان نسل میں جذباتی اور جنسی رجحان ہے اور شادی اس رجحان پر قابو پانے کا بہترین نسخہ ہے لیکن رواج اور فیشن کی زندگی نے شادی کو مشکل

اورزنا کوآسان بنادیا ہے۔پورا یورپ جنسی اسکینڈلوں میں مبتلا ہے۔یورپ کے صدر،وزیر سے لے کر ہرآ خرآدمی جنسی گمراہی میں مبتلا نظرآ تا ہے۔اسلام ایک مسیحا مذہب ہے۔اس کی ہرایک شق راہ مستقیم ہے، نہ کہ راہ ضلالت۔ والدین کو چاہئے کہ وہ بالغ ہوتے ہی اپنی اولاد کی شادی کردیں تاکہ وہ برائیوں کی طرف نہ جائیں۔

نکاح کرتے وقت کن چیزوں کا لحاظ رکھا جائے؟

عموماً جب لڑکے کا رشتہ ڈھونڈنے گھر والے نکلتے ہیں تو چار چیزوں کو ترجیح دیتے ہیں۔ خوبصورتی، مال ودولت، اونچا گھرانہ اورعزت۔ دین داری اور نیک سیرت دیکھ کر رشتہ تلاش کرنے والے بہت کم ہیں جبکہ احادیث میں دین داری کو ترجیح دی گئی ہے،مگر ہم اس سے لاعلم ہیں۔

حدیث شریف=حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ تاجدار کائنات ﷺ نے ارشادفرمایا۔عورت سے نکاح چار باتوں کی وجہ سے کیا جاتا ہے۔ مال،حسب،حسن و جمال اور دین۔تو دین والی (عورت) کو ترجیح دے۔ (بخاری، کتاب النکاح، حدیث 5090،ص 429)

نیک عورت کی خوبیاں

حدیث شریف=حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ تاجدار کائنات ﷺ نے ارشادفرمایا۔تقویٰ (خدا سے ڈرنے) کے بعد مومن کے لئے نیک بی بی سے بہتر کوئی چیز نہیں۔ اگراسے حکم کرتا ہے تو وہ اطاعت کرتی ہے، اگر اسے دیکھے تو خوش کردے اوراس پر قسم کھا بیٹھے تو قسم سچی کردے اور کہیں چلا جائے تو اپنے نفس اورشوہر کے مال میں بھلائی کرے (خیانت و ضائع نہ کرے)۔

(ابن ماجہ،ابواب النکاح،حدیث 1857،ص 414)

مہر کا بیان

القرآن (ترجمہ): جن عورتوں سے نکاح کرنا چاہو، ان کے مہر شدہ انہیں دو اور قرارداد کے بعد تمہارے آپس میں جو رضامندی ہوجائے، اس میں کچھ گناہ نہیں۔ بے شک اللہ علم و حکمت والا ہے۔

(سورۂ نساء، آیت 24، پارہ 5)

القرآن (ترجمہ): عورتوں کو ان کے مہر خوشی سے دو پھر اگر وہ خوش دلی سے اس میں سے کچھ تمہیں دے دیں، تو اسے کھاؤ رچتا پچتا (سورۂ نسائ، آیت 4، پارہ 4)

حدیث شریف = حضرت ابوسلمہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں۔ میں نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے سوال کیا کہ سرور کونین ﷺ کا مہر کتنا تھا؟ فرمایا۔ حضور ﷺ کا مہر ازواج مطہرات کے لئے ساڑھے بارہ اوقیہ تھا (یعنی پانچ سو درہم)

(مسلم، کتاب النکاح، حدیث 1426، ص 740)

حدیث شریف = حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں۔ سید عالم نور مجسم ﷺ نے فرمایا۔ بہتر وہ مہر ہے جو آسان ہو (مستدرک، کتاب النکاح، حدیث 1148، جلد 2، ص 35)

حدیث شریف = حضرت صہیب رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ سرور کونین ﷺ نے فرمایا۔ جو شخص نکاح کرے اور نیّت یہ ہو کہ عورت کے مہر میں سے کچھ نہ دے گا، تو جس روز مرے گا، زانی مرے گا اور جو کسی سے کوئی شے خریدے اور یہ نیت ہو کہ قیمت میں سے اسے کچھ نہ دے گا تو جس دن مرے گا، خائن مرے گا اور خائن نار میں ہے۔ (المعجم الکبیر، باب الصاد،

حدیث 7302،جلد 8،ص 35)

مسئلہ: مہر کم سے کم دس درہم (یعنی دوتولہ ساڑھے سات ماشہ (30.618 گرام) چاندی یا اس کی قیمت) ہے۔اس سے کم نہیں ہوسکتا۔جس کی مقدار آج کل کے حساب سے عہ 9/12، 3/5 پائی ہے خواہ سکہ ہو یا ویسی ہی چاندی یا اس قیمت کا کوئی سامان اگر درہم کے سوا کوئی اور چیز مہر ٹھہری تو اس کی قیمت عقد کے وقت دس درہم سے کم نہ ہو اور اگر اس وقت تو اسی قیمت کی تھی مگر بعد میں قیمت کم ہوگئی تو عورت وہی پائے گی، پھیرنے کا اسے حق نہیں اور اگر اس وقت دس درہم سے کم قیمت تھی اور جس دن قبضہ کیا، قیمت بڑھ گئی تو عقد کے دن جو کمی تھی، وہ لے گی مثلاً اس روز اس کی قیمت آٹھ درہم تھی اور آج دس درہم ہے تو عورت وہ چیز لے گی اور دو درہم اور اگر اس چیز میں کوئی نقصان آ گیا تو عورت کو اختیار ہے کہ دس درہم لے یا وہ چیز۔(عالمگیری، فتاویٰ ہندیہ، بہار شریعت حصہ ہفتم، مہر کا بیان ص 64، مطبوعہ مکتبۃ المدینہ کراچی)

صحبت کے آداب

1: صحبت سے قبل غسل کرنا مستحب ہے۔

2: صحبت اگر نکاح کے بعد پہلی مرتبہ ہو تو صحبت سے پہلے دو رکعت نماز نفل شکرانے کے ادا کریں۔

3: اندھیرا کردیں اور اوپر سے چادر اوڑھ لیں۔

4: ہفتہ اور اتوار کی درمیانی شب، منگل اور بدھ کی درمیانی شب صحبت نہ کریں (اگر کر لے تو ناجائز نہیں ہے مگر بزرگان دین فرماتے ہیں کہ) بچہ بے حیائی، بدنصیب، مفلس اور حریص پیدا ہوگا۔(سنی بہشتی زیور)

5: دوران صحبت عورت کی شرمگاہ نہ دیکھیں کیونکہ گمان ہے کہ بچہ اندھا پیدا ہوگا۔

6: دوران صحبت گفتگو بھی نہ کریں کیونکہ گمان ہے کہ بچہ گونگا بہرا پیدا ہو۔

7: صحبت کرنے کے بعد پیشاب ضرور کرلیں ورنہ ایسی بیماری پیدا ہوگی جس کا علاج نہ ہوگا۔

(طب نبوی ﷺ)

8: احتلام والا بغیر غسل کئے بیوی کے پاس نہ جائے۔

☆ دلہن جب گھر آئے

سلام کرنے کے بعد اس مقام کی طرف بڑھے جہاں دلہن بیٹھی ہوئی ہے۔ پھر اس کے قریب پہنچ کر بیٹھ جائے اور اس کی پیشانی کا وہ حصہ جو سر کے بالوں سے متصل ہے، اس کو آہستہ سے پکڑ کر وہاں ہاتھ رکھ کر مندرجہ ذیل دعا پڑھے۔

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ مِنْ خَیْرِھَا وَخَیْرِمَا جَبَلْتَھَا عَلَیْہِ وَاَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّھَا وَ شَرِّ مَا جَبَلْتَھَا عَلَیْہِ

(ابوداؤد، ابن ماجہ)

☆ دعا پڑھنے کے بعد مناسب یہ ہے کہ کچھ نصیحت آمیز باتیں کرے اور پھر محبت والفت کی باتیں کرکے اپنی طرف راغب کرے تاکہ وہ آپ سے مانوس ہوجائے پھر بوس و کنار ومساعی وملاجبت (کھیل چھیڑ چھاڑ) سے شروع کرے اور جب عورت کو متوجہ پائے تو اچھی نیت کے ساتھ یعنی نیک اولاد حاصل کرنے، بیوی کا حق ادا کرنے کے لئے صحبت کرتا ہوں۔

☆ جب صحبت کا ارادہ کرے تو ستر کھولنے سے پہلے یہ دعا پڑھے

بِسْمِ اللہِ اَللّٰھُمَّ جَنِّبْنَا الشَّیْطٰنَ وَ جَنِّبِ الشَّیْطٰنِ مَارَزَقْتَنَا

ستر کھولنے سے پہلے اگر یہ دعا پڑھنا بھول جائے تو ستر کھولنے کے بعد یاد آنے پر زبان

سے دعا نہ پڑھے بلکہ دل میں پڑھ لے۔

صحبت کے وقت قبلہ رُو نہ چہرہ ہو یا نہ کمر ہو، میاں بیوی دونوں کا اگر چہ برہنہ صحبت کرنا جائز ہے مگر تقاضائے حیاء یہی ہے کہ ضرورت کے مطابق ستر کھولا جائے اور اگر صحبت کے وقت دونوں برہنہ ہوں تو اپنے اوپر چادر وغیرہ اوڑھ لیں بلکہ برہنہ ہوئے بغیر صحبت کرتے وقت بھی چادر اوڑھ لینا ہی بہتر ہے۔ اب عورت چت لیٹی ہو اور مرد اکڑوں بیٹھے (جس طرح استنجا کے دوران بیٹھتے ہیں) اور آگے بڑھتے ہوئے بالکل نرمی کے ساتھ اپنی زوجہ سے ملے، جلد بازی نہ کرے۔ نہ کسی دوسری عورت کا تصور کرے اور نہ ہی زوجہ سے بات چیت کرے ہاں البتہ اشارے سے رہنمائی حاصل کرسکتا ہے۔ اسی طرح شہوت غالب رکھتے ہوئے صحبت کرے۔

فارغ ہونے کے بعد فوراً جدا نہ ہو، یہاں تک کہ عورت کی بھی حاجت پوری (یعنی فارغ) ہو۔

صحبت کا دوسرا طریقہ اور حمل سے لڑکے کی پیدائش کا عمل

خاتم الحفاظ نویں صدی ہجری کے مجدد حضرت علامہ امام جلال الدین سیوطی شافعی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں۔

پہلے چھیڑ چھاڑ کرے، بوس و کنار کرے۔ جب شہوت بھڑک اٹھے۔ ٹانگوں کو اوپر اٹھائے اور قریب ہو کر اپنا عضو نرمی سے داخل کرے۔ اور نرمی سے ہی حرکت کرے، ورنہ دونوں کی کمر بیکار ہو جائے گی۔ وقت جماع پستانوں کو بھی ملے۔ جب عورت کی فراغت کا احساس ہو پھر عضو اندر نہ رکھے، ورنہ کمزوری آئے گی۔ لیکن باہر فارغ نہ ہو کہ عورت کو تکلیف ہوگی۔ فراغت کے بعد دائیں جانب ہو کر باہر نکلے۔ کہتے ہیں کہ اس طرح حمل سے اگر نطفہ قرار پائے تو لڑکا ہوگا۔

اس کے بعد مرد و عورت باریک و نرم کپڑے سے اپنے اپنے اندام صاف کریں۔ کپڑا علیحدہ علیحدہ ہونا چاہیئے۔ ورنہ نفرت پیدا ہونے کا احتمال ہے۔ عورت کو دائیں کروٹ پر سونے کا حکم کرے۔ تا کہ اگر نطفہ قرار پائے تو لڑکا پیدا ہو۔ اگر بائیں پہلو پر سوئے گی تو لڑکی پیدا ہوگی۔ عمدہ جماع وہ جس کا نتیجہ دل کی تازگی طبیعت کی فرحت ہو اور برا جماع وہ جس کا نتیجہ لرزہ و تنگی نفس۔ دل کی کمزوری طبیعت کا متلانا اور محبوبہ کا پسند نہ آنا ہو۔ (ماخوذ مجربات سیوطی ص 41 تا 43)

عورت کا دودھ حرام ہے نجس نہیں

مسئلہ: پستان زن میں دودھ ہو تو ایسا چوسنا کہ منہ میں آ جائے۔ اور حلق میں نہ جانے دے تو مضائقہ نہیں کہ شیر زن حرام ہے (یعنی عورت کا دودھ حرام ہے، نجس نہیں) البتہ روزے میں اس صورت خاص سے احتراز چاہیئے۔ کما نصوا اعلیٰ کراھۃ ذوق شئ الا ضرورۃ (جیسا کہ علماء رحمہم اللہ تعالیٰ نے روزے کے دوران بلا ضرورت کسی شے کے چکھنے کو مکروہ قرار دیا ہے۔)

واللہ تعالیٰ اعلم

مسئلہ: زوجین کا وقت جماع ایک دوسرے کی شرم گاہ کو مس کرنا بلا شبہ جائز بلکہ بہ نیت حسنہ مستحسن و موجب اجر ہے۔ مگر اس وقت بلا ضرورت ایک دوسرے کی شرم گاہ دیکھنے کی حدیث میں ممانعت فرمائی اور فرمایا۔ یہ عمل نابینائی کا سبب ہوتا ہے۔ علماء نے فرمایا کہ محتمل ہے کہ اس کے اندھے ہونے کا سبب ہو۔ یا وہ اندھی ہو جو اس جماع سے پیدا ہو۔ یا معاذ اللہ دل کا اندھا ہونا کہ یہ سب سے بدتر ہے (فتاویٰ رضویہ پنجم کتاب النکاح)

مسئلہ: مرد کو اپنی بیوی سے سر تا قدم نفع اندوز ہونا جائز ہے۔ مگر جن امور سے اللہ تعالیٰ نے منع فرمایا۔ ان کا ارتکاب ناجائز ہے۔ بیوی کا بوسہ لینا مسنون ہے لہذا شوہر بہ نیت صالحہ بوسہ

لینے پر اجر پائے گا۔(فتاویٰ رضویہ، جلد پنجم، کتاب النکاح، حصہ باب المعاشرہ ص 102)

مسئلہ: اگر پستانوں میں دودھ ہو۔ اور مرد کو چوسنے کی صورت میں حلق میں دودھ اترنے کا اندیشہ ہو تو پستان چوسنا مکروہ ہے۔(فتاویٰ رضویہ، جلد پنجم، کتاب النکاح حصہ باب المعاشرہ ص 102)

جس طرح پھول کو مسلنے سے اس میں خوشنمائی تروتازگی ختم ہو جاتی ہے اور پھر وہ کملا کر لٹک جاتے ہیں۔ جس کے سبب وہ مرد و غیر خواتین کے پھولوں پر نظر کے تیر چلاتا ہے۔ اور اپنی بیوی سے نفرت کرتا ہے۔ اور اگر بیوی کے پھولوں سے زور آزمائی نہ کرے تب ساٹھ سال میں بھی وہ پھول پہلے کی طرح خوشنما جوں کے توں نظر آتے ہیں۔

حلال صحبت صدقہ ہے

حدیث شریف = سرور کائنات ﷺ نے ارشاد فرمایا۔ ہر ایک کی حلال صحبت میں صدقہ ہے۔ عرض کیا یارسول اللہ ﷺ ہم میں سے کوئی اپنی شہوت پوری کرے تو اس میں اسے کیا ثواب ملتا ہے؟ ارشاد فرمایا۔ بتاؤ تو اگر یہ شہوت حرام کام میں خرچ کرتا تو اس پر گناہ ہوتا؟ تو یونہی جب اسے حلال میں خرچ کرے گا تو اسے ثواب ملے گا۔(مسلم شریف)

صحبت میں وقفہ

مسئلہ: ایک ہی بیوی ہے مگر مرد عبادت کے باعث اس کے پاس نہیں رہتا تو عورت شوہر سے مطالبہ کرسکتی ہے اور اسے حکم دیا جائے گا کہ عورت کے پاس بھی رہا کرے کہ حدیث میں فرمایا:

وان لزوجك عليك حقا ۔ تیری بیوی کا تجھ پر حق ہے

روزمرہ شب بیداری اور روزے رکھنے میں اس کا حق تلف ہوتا ہے۔ رہا یہ کہ اس کے پاس

رہنے کی کیا میعاد ہے؟ اس کے متعلق ایک روایت یہ ہے کہ چار دن میں ایک دن عورت کے لئے۔ اور تین دن عبادت کے لئے (بہار شریعت ہفتم ص 63) یہ تین دن عبادت کے لئے دیئے گئے کہ اگر یہ شخص چار بیویاں رکھتا تو ضرور وقفہ آتا۔ اب تین بیویوں کی جگہ تین دن عبادت۔ اور بیوی کو تین دن وقفوں کے بعد چوتھا دن۔

2: حکیم ڈاکٹر جسمانی کمزوری اور ناقص غذا کے پیش نظر کم از کم چھ دن اور زیادہ سے زیادہ 27 دن وقفہ بیان کرتے ہیں یعنی چوتھے ہفتے کے آخری دن۔

مسئلہ: بعد نکاح اول بار جماع کرنا واجب ہے۔ پھر مسنون اور جو شخص اپنی جوان عورت سے بلا عذر چالیس روز جدا رہے، جماع نہ کرے، وہ گناہ گار ہوگا۔ یعنی مدت بیوی سے اتنی دور رہنا ممنوع ہے کہ جس میں اسے پریشان نظری و پریشان خاطری ہوتی ہو۔ (اسوۂ حسنہ، ملخصاً)

مسئلہ: گاہے بگاہے بیوی سے جماع کرنا واجب جس میں اسے پریشان نظری پیدا نہ ہو، اور اس کی رضا کے بغیر چار ماہ تک ترک جماع بلا عذر شرعی ناجائز

(فتاویٰ رضویہ کتاب الطلاق مطبع ڈ چکوٹ ص 109، بادنیٰ تغیر)

مسئلہ: عورت کو چھوڑ کر سفر پر جانا اگر کسی ضرورت کی بناء پر ہو تو اس سفر کی کوئی حد مقرر نہیں۔ جس قدر میں ضرورت پوری ہو، ہاں بعد انقضائے حاجت تعجیل مامور بہ ہے۔ اور اگر بے ضرورت ہو تو چار ماہ سے زائد ہرگز سفر میں نہ ٹھہرے۔

حضرت امیر المومنین عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اسی کا حکم فرمایا۔

(فتاویٰ رضویہ کتاب النکاح، ص 103)

یہ فیصلہ خلافت راشدہ کے دور کا تھا۔ آج میاں بیوی دونوں کے لئے اتنے عرصے زنا کے اسباب سے بچنا بہت مشکل ہے۔

مسئلہ: اگر مرد جماع پر قادر ہے پھر جماع نہیں کرتا۔ خواہ ابتداء خواہ مطلق پاس نہ جانے کا

ارادہ کرلیا۔اورعورت کواس سے ضرر ہے تو قاضی مجبور کرے گا کہ جماع کرے۔ یا طلاق دے اگر نہ مانے تو قید کرے گا۔ اوراگر پھر بھی نہ مانے تو مارے گا۔ یہاں تک کہ دو باتوں میں سے ایک کرے(یعنی جماع یا طلاق)

(فتاویٰ رضویہ کتاب الطلاق ص709)

مسئلہ : جلد جلد صحبت کرنے سے دماغ بھی کمزور ہوگا اور بینائی بھی (حاشیہ تحفہ نصائح ص45)

ہر ماہ کی پہلی رات اور پندرہویں شب، اورآخری شب جماع نہ کیا جائے کہ ان راتوں میں شیاطین جمع ہوتے ہیں۔اسی طرح ہراتواراور بدھ کی شب پرہیز چاہئے۔(اسوۃ حسنہ اور حاشیہ تحفہ نصائح)

مسئلہ:جودو بیویاں رکھتا ہوتوایک کمرہ میں دونوں سے مباشرت بے پردہ مکروہ اور بے حیائی کا مرتکب۔مرد کو بیوی سے حجاب نہیں تو عورت کوعورت سے ستر فرض (یعنی جسم کا وہ حصہ جس کا چھپانا فرض)اورحیاءلازم ہے)

مسئلہ:بعد جماع مردعورت کےاورعورت مرد کےرازاور پوشیدہ بات کسی پر ظاہر نہ کرے۔

(اسوۃ حسنہ ازمولانا حشمت علی)

یونہی جماع کے دوران کوئی عورت یا مرد،روشن دان کھڑکی یادروازہ کےروزن سے دیکھنے کی کوشش نہ کرے کہ اندر سے کسی چیز سے روزن میں جھانکنے والے کی آنکھ پھوڑ دے تو قصاص نہیں۔(فتاویٰ رضویہ دہم،ص76)

کمزوری کا باعث

کثرت جماع، یاایک دن رات میں دومرتبہ جماع سے،خصوصاً تھکان سے،اورتکلیف کی

حالت میں ضررِ عظیم کا احتمال، کمزور ہو جاتی ہے۔ بڑھاپے کے آثار قبل از وقت نمودار ہو جاتے ہیں۔ کہ منی غذا کا خلاصہ ہے۔ جو روح کا مادہ ہے۔ پس جب انسان جماع کثیر کا عادی ہو جاتا ہے تب پہلے تو منی خارج ہوتی ہے پھر غذا اور رطوبات اصلیہ کا خون، منی کی شکل میں آ جاتا ہے اور رطوبات اصلیہ فنا ہونے سے ہلاکت کا موجب بنتا ہے۔ پہلو کی طرف جماع نہ کرے کہ اس سے درد کمر پیدا ہوتا ہے اور نہ عورت کو اپنے اوپر چڑھائے کہ اس سے عورت بانجھ ہو جاتی ہے۔

(مجربات سیوطی ص 41)

صحبت کے فوراً بعد پانی پینا مضرِ صحت ہے۔

(تحفہ نصائح ص 41)

جنابت کا غسل نہ کرنا مرض برص پیدا کرتا ہے۔

(فصول بقراطی)

مسئلہ: میاں بیوی سے کسی ایک نے بھی اگر اس وقت کی نماز نہیں پڑھی ہے اور وقت اتنا نہیں کہ بعد صحبت غسل کر سکیں اور نماز پڑھ سکیں تب صحبت ناجائز و گناہ ہے۔

مسئلہ: اگر صحبت کے بعد اگر دوسری مرتبہ صحبت کا ارادہ ہو تو پہلے غسل کرنا چاہیئے۔ اگر غسل ممکن نہ ہو تو استنجاء اور وضو کرنا چاہیئے۔ اگر وضو بھی ممکن نہیں تب استنجاء کے بعد دونوں کو غسل تیمم کرنا چاہیئے کہ اس کی تاکید خود سرکارِ اعظم ﷺ نے فرمائی ہے۔ حدیث شریف میں ہے کہ بے طہارت صحبت سے شیطان کی شمولیت کے سبب بچہ آسیب زدہ پیدا ہوتا ہے۔

مسئلہ: کمزوری دور کرنے کی غرض سے صحبت کے بعد کوئی چیز کھانے سے قبل تین بار غرغرہ اور تین مرتبہ ناک میں پانی ڈالنا چاہیئے ورنہ کھانا پینا مکروہ ہے۔

مسئلہ: ایام حیض میں جماع کرنا حرام ہے اور جائز جان کر جماع کرنا یا جائز کہنا کفر ہے اور حیض میں حرام سمجھ کر صحبت کی تو سخت گناہ کیا، اس پر توبہ فرض ہے۔ اب اگر شروع ایام میں کی تو

ایک دینار اور آخر ایام میں کی تو آدھا دینار خیرات کرنا مستحب ہے۔(درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ: مذکورہ اور مندرجہ ذیل امور میں نفاس کے بھی وہی احکام ہیں جو حیض کے ہیں۔

مسئلہ: عورت کے پاخانے کے مقام پر وطی کرنا شرعاً حرام ہے۔اسی طرح مرد کا مرد سے اشد حرام۔

مسئلہ: حیض کی حالت میں ناف سے گھٹنے تک عورت کے بدن سے مرد کا اپنے کسی عضو سے چھونا بھی جائز نہیں۔ جبکہ بدن پر کپڑا وغیرہ موجود نہ ہو۔خواہ شہوت سے ہو یا بغیر شہوت سے۔ البتہ بدن پر کوئی ایسی چیز ہے کہ بدن کی گرمی محسوس نہ ہوگی تو حرج نہیں۔(درمختار، سنی بہشتی زیور)

مسئلہ: ناف سے اوپر۔اور گھٹنے سے نیچے چھونے یا منکوحہ سے کسی طرح کا نفع لینے میں کوئی حرج نہیں، یوں ہی بوس وکنار بھی جائز ہے۔مرد عزت کے ساتھ کھا پی سکتا ہے بلکہ دونوں ایک ہی پلنگ پر سو بھی سکتے ہیں بلکہ حائضہ اور نفاس والی سے نفرت کی وجہ سے نہ سونا مکروہ ہے۔
(درمختار، ردالمحتار، سنی بہشتی زیور)

اگر ہمراہ سونے میں شہوت کا غلبہ ہو اور اپنے کو قابو میں نہ رکھنے کا احتمال ہو تو ساتھ نہ سوئے اور اگر اس کا غالب گمان ہو تو ساتھ سونا گناہ ہے۔(بہار شریعت)

مسئلہ: پورے دس دن پر حیض ختم ہوا تو پاک ہوتے ہی اس سے جماع جائز ہے۔اگرچہ اب تک غسل نہ کیا ہو، مگر مستحب یہ ہے کہ نہانے کے بعد جماع کرے۔اگر دس دن سے کم میں پاک ہوئی تو جب تک غسل نہ کرے، یا نماز کا وہ وقت جس میں پاک ہوئی، وہ گزر نہ جائے جماع جائز نہیں اور اگر اتنا وقت نہیں کہ نہا کر کپڑے پہن کر اللہ اکبر کہہ سکے تو اس تھوڑے وقت میں جماع جائز نہیں۔البتہ اگر غسل کر لے تو جماع جائز ہے۔(درمختار، سنی بہشتی زیور)

مسئلہ: حیض عادت کے دن پورے ہونے سے پہلے ہی ختم ہوگیا تو اگرچہ غسل کر لے۔ جماع ناجائز ہے، جب تک کہ عادت کے دن پورے نہ ہو جائیں۔مثلاً کسی کی عادت چھ دن کی

تھی اور اس مرتبہ پانچ ہی دن خون آیا تو اسے حکم ہے کہ غسل کر کے نماز شروع کر دے مگر جماع کے لئے ایک دن اور انتظار کرنا واجب ہے۔ (عالمگیری، سنی بہشتی زیور وغیرہ)

مسئلہ: بیوی کو یہ جائز نہیں کہ اپنا حیض اپنے شوہر سے چھپائے کہ کہیں وہ نادانستہ جماع نہ کر لے۔ اور نہ یہ جائز کہ وہ خود کو حیض والی ظاہر کرے جبکہ وہ حیض والی نہیں۔ (مراقی الفلاح)

اچھی بیوی کی نشانیاں

1۔ شوہر کے تمام حقوق ادا کرے

2۔ شوہر کی فرمانبردار اور خدمت گزار ہو

3۔ شوہر کی خوبیوں پر نظر رکھے، شوہر کے عیوب اور خامیوں پر پردہ ڈالے

4۔ شوہر کے سوا کسی اجنبی مرد پر نہ نگاہ ڈالے اور نہ کسی کی نگاہ اپنے اوپر پڑنے دے۔

5۔ شوہر کو آرام پہنچانے کے لئے خود تکالیف برداشت کرے

6۔ شوہر کی اجازت کے بغیر گھر سے باہر بھی نہ جائے

7۔ اگر شوہر سے زیادتی ہو جائے تو اس پر صبر کرے

8۔ میکے اور سسرال دونوں گھروں میں ہر دل عزیز ہو

9۔ اپنے شوہر کی پسند اور خوشی کا خیال رکھے

10۔ شوہر کے ماں باپ کو اپنے ماں باپ سمجھے۔

11۔ شوہر سے اس کی آمدنی سے زائد کا مطالبہ نہ کرے اور جو مل جائے اس پر صبر و شکر کے

ساتھ زندگی بسر کرے۔

12۔شوہر کے مال، مکان، سامان اور خود اپنی ذات کو شوہر کی امانت سمجھ کر ہر چیز کی حفاظت ونگہبانی کرتی رہے۔

اچھے شوہر کی نشانیاں

1۔بیوی کے تمام حقوق ادا کرے

2۔کسی اجنبی عورت پر نگاہ نہ ڈالے فقط اپنی بیوی کا ہوکر رہے

3۔بیوی پر ظلم وزیادتی نہ کرے

4۔بیوی کے عیب اور خامیوں پر پردہ رکھے

5۔بیوی کے میکے والوں کے ساتھ حسن سلوک کرے

6۔بیوی اور بچوں کو حلال طیب کمائی کھلائے

7۔بیوی کے آرام کا ہر طرح سے خیال رکھے

8۔بیوی کی تندمزاجی اور بداخلاقی پر صبر کرے

9۔بیوی کو ذلت ورسوائی سے بچائے رکھے

10۔بیوی کو امر بالمعروف ونہی عن المنکر کا حکم کرے

11۔بیوی کے اخراجات میں بخیلی کنجوسی نہ کرے

12۔بیوی کی خوبیوں پر نظر رکھے اور معمولی غلطیوں کو نظر انداز کرے۔

حمل کے دوران عورت کے لئے احتیاطی تدابیر

1......حمل کے زمانہ میں عورت کو اس کا خیال رکھنا بہت ضروری ہے کہ ایسی ثقیل غذائیں نہ کھائے جس سے قبض پیدا ہو جائے۔ اور اگر ذرا بھی پیٹ میں گرانی معلوم ہو تو ایک دو وقت روٹی چاول نہ کھائے، بلکہ صرف شوربہ گھی ڈال کر پی لیں، یا دو تین تولہ منقّیٰ یا ایک ہڑ کا مُربّہ کھالیں۔

2......حاملہ عورت کو چاہئے کہ چلنے میں پاؤں زور سے زمین پر نہ پڑیں اور نہ دوڑ کر چلے۔ اسی طرح اونچی جگہ سے نیچے کو ایک دم جھٹکے کے ساتھ نہ اترے اور سیڑھی پر دوڑ کر نہ چلے بلکہ آہستہ آہستہ چڑھے، غرض اس کا خیال رکھے کہ پیٹ نہ زیادہ ملے اور نہ پیٹ کو جھٹکا لگنے دے، نہ بھاری بوجھ اٹھائے، نہ سخت محنت کا کام کرے، نہ غم وغصہ کرے، نہ دست لانے والی دوائیں کھائے، نہ زیادہ خوشبو سونگھے۔

3......حاملہ عورت کو چلنے پھرنے کی عادت رکھنی چاہئے کیونکہ ہر وقت بیٹھے اور لیٹے رہنے سے بادی اور سستی بڑھتی ہے۔ معدہ خراب ہو جاتا ہے اور قبض کی شکایت پیدا ہو جاتی ہے۔

4......اگر حاملہ عورت کو قے آنے لگے تو پودینہ کی چٹنی یا کاغذی لیموں استعمال کریں۔

5......اگر حمل کی حالت میں خون آنے لگے تو ''قرص کہربا'' کھائیں اور فوراً حکیم یا ڈاکٹر سے علاج کرائیں۔

6......اگر حمل گر جانے کی عادت ہو تو اس عورت کو چار مہینے پھر ساتویں مہینے کے بعد بہت زیادہ احتیاط کی ضرورت ہے۔ گرم غذاؤں سے بالکل پرہیز رکھے اور اچھا یہ ہے کہ لنگوٹ باندھے رہے اور بالکل کوئی بوجھ نہ اٹھائے اور نہ محنت کا کوئی کام کرے اور اگر حمل گرنے کے کچھ آثار ظاہر ہوں مثلاً پانی جاری ہو جائے یا خون گرنے لگے تو فوراً ہی حکیم یا ڈاکٹر کو بلانا چاہئے۔

7......اگر خدانخواستہ حاملہ کو مٹی کھانے کی عادت ہو تو اس عادت کو چھڑانا ضروری ہے اور

اگر مٹی کی بہت ہی حرص ہو تو نشاستہ کی ٹکیاں یا طباشیر کھایا کرے۔اس سے مٹی کی عادت چھوٹ جاتی ہے ملتانی مٹی،کورے مٹکے کے ٹھیکرے،سوندھی مٹی،اور املی کے بیج بھنے ہوئے کھانے سے بچے کالے کیچوئے لاغر سوکھے کے مریض پیدا ہوں گے۔

8......اگر حاملہ کی بھوک بند ہو جائے تو مٹھائی اور مرغن غذائیں چھڑا دیں اور سادہ غذائیں کھلائیں اور پیٹ میں درد اور ریاح معلوم ہو تو ''نمک سلیمانی'' یا ''جوارش کمونی'' کھلائیں، بہرحال تیز دواؤں کے استعمال اور انجکشن وغیرہ سے بچنا بہتر ہے۔ایسی حالت میں علاج سے بہتر پرہیز اور احتیاط ہے۔

9......بعض حاملہ عورتوں کے پیروں میں ورم آ جاتا ہے۔یہ کوئی خطرناک چیز نہیں ہے۔ ولادت کے بعد خود بخود یہ ورم جاتا رہتا ہے۔

غسل کے تین فرائض ہیں

1۔کلی کرنا

2۔ناک میں پانی چڑھانا

3۔پورے بدن پر پانی بہانا کہ جسم کا کوئی حصہ بھی بال برابر سوکھا نہ رہ جائے۔

غسل کا طریقہ

جب کوئی غسل خانے میں داخل ہو تو سب سے پہلے دونوں ہاتھوں کو دھوئے کیونکہ غسل کرنے میں دونوں ہاتھوں کا استعمال مرکزی طور پر ہوتا ہے۔

اس کے بعد شرم گاہ کو دھویا جائے تمام غلاظت اور ناپاکی صاف کی جائے۔اس کے بعد وضو کیا جائے،وضو کرنے کے بعد پورے بدن پر پانی بہایا جائے کہ کوئی بھی حصہ بال برابر بھی سوکھا

نہ رہ جائے۔ یہ غسل کا سنت اور آسان طریقہ ہے۔

غسل کے مسائل

مسئلہ: کلی یوں نہ کی جائے کہ منہ میں پانی لے کر پچ کر کے تھوک دیا نہیں بلکہ خوب اچھے طریقے سے منہ میں پانی لے کر پانی کو پورے منہ میں گھمایا جائے پھر غرغرہ بھی کیا جائے۔

مسئلہ: روزے کی حالت میں غرغرہ کرنے سے پرہیز کیا جائے کیونکہ غرغرہ کرنے سے حلق میں پانی چلا جاتا ہے جس سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے۔

مسئلہ: ناک میں پانی یوں نہ ڈالا جائے کہ ناک کا سینڈا چلو میں ڈبو کر چھوڑ دیا بلکہ پانی چلو میں لے کر سانس کو اندر لے کر پانی کو کھینچا جائے تاکہ ناک کے نرم حصے تک پانی پہنچ جائے، یہ ضروری ہے۔

مسئلہ: روزے کی حالت میں احتیاط کی جائے کیونکہ ناک میں پانی لیتے وقت آپ نے سانس اوپر کھینچی اور پانی اگر دماغ میں پہنچ گیا تو روزہ ٹوٹ جائے گا۔

مسئلہ: پان کھانے والے حضرات اگر فرض غسل کریں تو دانتوں میں سے چھالیہ اور اس قسم کی تمام چیزوں کو نکال دیں۔ اگر چھالیہ دانتوں میں کہیں پھنسی ہے اور وہاں پانی نہ پہنچا تو غسل ادا نہیں ہوگا۔

مسئلہ: ناک میں بھی اگر اندر کوئی غلاظت لگی ہوئی ہو تو اسے بھی نکال دیں کیونکہ اگر غلاظت لگی رہی اور ناک کے اس حصے پر پانی نہ پہنچا جہاں پانی بہانا ضروری تھا تو غسل نہیں ہوگا۔

مسئلہ: ایک آدمی کا دانت خراب ہے، اس میں سوراخ کر کے مصالحہ بچھایا گیا یا اس کو سونے، چاندی یا تار کے ذریعہ روکا گیا ہے تو ایسی صورت میں وضو اور غسل دونوں ہو جائیں گے کیونکہ یہ شرعی ضرورت ہے۔

مسئلہ: ایک شخص کا دانت ٹوٹ گیا کوشش کی جائے کہ ایسا مصنوعی دانت لگایا جائے کہ وضو اورغسل کرتے وقت اسے نکالا جاسکے کیونکہ دانت ٹوٹا ہوا ہے یا کوئی داڑھ جس سے کھانا نہیں کھاسکتے۔ اس کو ایسا لگایئے کہ اس کے نکالنے سے وضو اورغسل کے وقت کلی ہوجائے، یہ صحیح طریقہ ہے۔لیکن اگر دانتوں کو تار وغیرہ سے باندھا جائے اور یہ ضروری ہوتو پھر اگر تار کے نیچے پانی نہ پہنچے تو یہ معاف ہے۔

مسئلہ: کسی شخص کا دانت ٹوٹ گیا اور اس نے سونے یا چاندی کا مصنوعی دانت مکمل لگایا اور برابر والے دانتوں میں باندھ لیا،اس میں کوئی حرج نہیں۔

مسئلہ: بعض لوگ خوبصورتی کے لئے اپنے دانت پر سونے اور چاندی کا خول چڑھاتے ہیں۔اب ظاہر ہے کہ آدمی کے دانت کو خول نے گھیر لیا تو اندر پانی نہیں جائے گا۔ایسی صورت میں غسل ادا نہیں ہوگا۔

مسئلہ: کپڑے اتار کر بالکل برہنہ غسل کرنا جائز ہے، جہاں غسل خانہ کا دروازہ نہ ہو وہاں برہنہ غسل نہ کیا جائے۔

مسئلہ: غسل کرتے وقت پورا جسم برہنہ ہوتا ہے۔ایسی حالت میں اگر وضو کیا جائے تو وضو ہوجائے گا۔کیونکہ امام اعظم علیہ الرحمہ کے نزدیک اپنا سترعورت اور کسی دوسرے کے سترعورت پر بھی نظر پڑ جائے تو وضو نہیں ٹوٹے گا۔

غسل کی چند احتیاطیں

احتیاط: کان کے اوپر کا حصہ جب تک وہاں ہم چلو میں پانی لے کر نہیں ڈالیں گے پانی نہیں پہنچے گا۔اسی طرح دوسرے ان کی طرف بھی چلو میں پانی لے کر ڈالیں پھر انگلی کو کان میں گھمائیں۔

احتیاط: ناف میں جب تک ہم چلو میں پانی لے کر نہ ڈالیں گے اور اندر انگلی نہ گھمائیں گے، اس وقت تک ناف کے اندر پانی نہیں پہنچے گا۔

مسئلہ: جب مرد کی ختنہ ہوتی ہے تو ختنہ کرنے کے بعد اوپر والے حصے کو عربی میں حشفہ کہتے ہیں۔ اس حصہ سے لگی ہوئی ایک کھال ہوتی ہے۔ اس کھال میں بھی اگر خصوصی طور پر پانی نہ بہایا جائے تو وہاں پانی نہیں پہنچے گا۔

مسئلہ: عورت جب غسل کرے تو پستان کو اٹھا کر اس کے نیچے پانی بہائیں۔

احتیاط: عورتیں ناک میں موجود نتھ کو ہلا کر وہاں سوراخ میں پانی پہنچائیں، سوراخ اگر بند ہے تو پھر حرج نہیں۔

احتیاط: عورتیں کان میں بندے وغیرہ پہنتی ہیں جن میں سوراخ ہوتے ہیں، وہاں بھی پانی پہنچانا ضروری ہے۔

احتیاط: مرد اگر انگوٹھی پہنے ہوئے ہو تو اسے چاہئے کہ وہ اس کے نیچے پانی پہنچائے۔

احتیاط: ہاتھوں کو اٹھا کر بغلوں میں بھی پانی بہایا جائے۔

احتیاط: جب غسل کے لئے بیٹھا جائے تو جسم میں سلوٹیں پڑ جاتی ہیں، وہاں بھی پانی پہنچانا ضروری ہے۔

یہ غسل کی احتیاطیں تھیں جن کو مدنظر رکھنا چاہئے۔

غسل کن چیزوں سے فرض ہوگا

مسئلہ: اگر منی کا قطرہ لذّت کے ساتھ کود کر نکلے تو غسل واجب ہو جائے گا۔

مسئلہ: صحبت کرنے سے بھی غسل واجب ہو جائے گا۔

مسئلہ: صحبت کرنے سے اگرچہ انزال نہ ہو لیکن سترِ مرد سترِ عورت میں داخل ہو گیا تو غسل

فرض ہوجائے گا۔یعنی مرد کے آلہ تناسل کا اگلا حصہ جسے عربی میں حشفہ کہتے ہیں، شرم گاہ میں پوشیدہ ہوجائے تو دونوں پر غسل فرض ہوجاتا ہے۔

مسئلہ: احتلام ہوجانے سے بھی غسل فرض ہوجائے گا۔

منی، مذی، ودی

مسئلہ: منی خارج ہوتو غسل کوفرض کردے گی مگر مذی اور ودی پیشاب کی جگہ سے خارج ہوتو غسل فرض نہیں ہوگا۔

مسئلہ: ودی اس پانی کو کہتے ہیں جو دودھیا رنگ کا ہوتا ہے۔ودی کے قطرے لذت سے خارج نہیں ہوتے بلکہ جریان یا مثانے کی کمزوری کی وجہ سے یا وزن اٹھانے کی وجہ سے یا پیشاب سے پہلے خارج ہوتے ہیں۔ایسی صورت میں غسل فرض نہیں ہوگا۔ بلکہ وضوٹوٹ جائے گا وہ قطرہ جس کپڑے پر یا کسی جگہ پر لگے تو اس کو ناپاک کردے گا۔

مسئلہ: جریان یا دوسرے امراض ہوں اور منی سے ملتا ہوا پانی بغیر لذت کے خارج ہوا، غسل واجب نہیں ہوگا۔

مسئلہ: مذی کی فقہاء نے یہ تعریف کی ہے کہ اپنی بیوی کے ساتھ لہو ولعب کی وجہ سے یا بدنگاہی کی وجہ سے یا برے خیالات آنے لگ جائیں، جیسے بستر پر لیٹا ہوا ہے مختلف شیطانی وسوسے آئے اور اس وسوسے سے آلہ تناسل میں حرکت پیدا ہوئی تو جذبات کے سرد ہونے سے پہلے یا بعد جو قطرات نکلتے ہیں، وہ مذی ہے۔اس کے بارے میں حکم یہ ہے کہ اس کے خارج ہونے سے غسل واجب نہیں ہوگا مگر مذی ناپاک ہے جس جگہ جس کپڑے پر لگ جائے، وہ بھی ناپاک ہوجائے گی۔

مسئلہ: جب عورت کو ماہواری آئی تو وہ ناپاک ہوگئی جس کی مقدار کم سے کم تین دن اور

زیادہ سے زیادہ دس دن ہے۔عورت کا خون آنا اگر اس کی عادت چھ دن کی ہے یا سات دن کی ہے تو سات دن گزرنے کے بعد غسل کرے گی اور نماز پڑھے گی اس کے بعد وہ پاک ہے۔

مسئلہ: عورت کو اگر دس دن کے بعد حیض آیا تو اب اسے نہالینا چاہئے کیونکہ وہ حیض کا خون نہیں ہے بلکہ بیماری ہے جسے عربی میں استحاضہ کہتے ہیں۔اس بیماری میں نہ وہ روزے ترک کرے، نہ نمازیں چھوڑے۔ ہر وضو سے ایک وقت کی نماز پڑھے گی اور روزے بھی رکھے گی جبکہ ایام حیض دس دن سے زیادہ گزر جائیں اور کم سے کم تین دن۔ جب عورت کو زچگی ہو جائے تو زچگی کے بعد جو خون آتا ہے، اسے نفاس کہتے ہیں۔اس کی کم سے کم مقدار کوئی نہیں ہے۔دو دن بھی بند ہو جائے، چاہے دو منٹ میں بند ہو جائے، پانچ یا دس دن میں بھی بند ہو جائے اس کی زیادہ سے زیادہ مقدار چالیس دن ہے۔ چالیس دن کے بعد اگر خون آیا تو اس کو شرعاً نفاس نہیں کہیں گے بلکہ بیماری کہیں گے جس کا نام فقہاء نے استحاضہ رکھا ہے۔ چالیس دن گزر جانے کے بعد عورت کو چاہئے کہ وہ غسل کرے اور نمازیں بھی پڑھے اور روزے بھی رکھے۔

مسئلہ: عورتوں نے یہ طے کرلیا کہ نفاس جو ہے وہ پورے چالیس دن ہی ہوگا حالانکہ ایسا نہیں ہے بلکہ دس دن ہی میں اگر خون بند ہو جائے اور اطمینان ہو جائے کہ خون بند ہو گیا ہے اب نمازیں بھی فرض ہو گئیں اور اگر رمضان ہے تو روزے بھی فرض ہو گئے۔

مسئلہ: نماز میں شہوت تھی اور منی اترتی معلوم ہوئی مگر ابھی باہر نہ نکلی تھی کہ نماز پوری پڑھ لی، اب خارج ہوئی تو غسل واجب ہوگا مگر نماز ہو جائے گی۔

مسئلہ: جس پر غسل واجب ہو، اس کو مسجد میں جانا طواف کرنا، قرآن مجید چھونا، قرآن کا حاشیہ، قرآن کی آیت کا لکھنا، آیت کا تعویذ لکھنا، ایسی چیز چھونا جس پر حرف مقطعات لکھے ہوں، ان تمام کاموں کا ذکر کرنا گناہ ہے۔